احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۷/۴۲ | بدھ - ۵ - رجب - ۱۴۱۳ھ، ۳۰ - فتح ۱۳۷۱ ہش، ۳۰ - دسمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۳۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن میں قادیان کے ۱۰۱ ویں سالانہ جلسے کی اختتامی تقریب

نفرتیں دور کرنے کیلئے اہل مذاہب کے مشترکہ جلسے منعقد کرنے کا اعلان

مختلف مذاہب کے پیروکار دوسرے مذاہب کی اچھی باتیں بیان کریں گے

دنیا تباہی سے بچنا چاہتی ہے تو ایک خدا سے تعلق قائم کرے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لندن سے قادیان کے جلسہ سالانہ کے لئے اختتامی خطاب دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا

لندن ۲۸، دسمبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا بھر کو نصیحت کی ہے کہ وہ دنیا کو لاحق خطرات سے بچنے کے لئے خدا سے تعلق قائم کریں۔ کوئی قوم دوسری قوم سے نفرت نہ کرے۔ حضور ایدہ اللہ نے اعلان فرمایا کہ دنیا سے اہل مذاہب کی نفرتیں دور کرنے کے لئے دنیا بھر میں جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب دوبارہ منعقد کئے جائیں گے جماعت احمدیہ کے تحت منعقد کئے جانے والے ان جلسوں میں غیر مذاہب کے لوگوں کو دعوت دی جائے گی کہ وہ دوسرے مذاہب کی اچھی باتوں اور خوبیوں کو بیان کریں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے یہ ارشادات قادیان کے ۱۰۱ ویں سالانہ جلسے کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے بیان فرمائے۔ حضور کا یہ خطاب لندن کی بیت الفضل سے مواصلاتی سیارے کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست دکھایا گیا۔ اس طرح سے دنیا بھر کے ممالک میں موجود احمدی اور ان کے دوست اس عالمی جلسے میں شریک ہوئے جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک تاریخی جلسہ بن گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطاب کے آغاز میں فرمایا کہ قادیان سے شروع ہونے والا یہ جلسہ قطب شمالی سے قطب جنوبی تک اور مشارق کی انتہا سے مغارب کی انتہا تک سنا اور دیکھا جا رہا ہے۔ دنیا کے کونے کونے میں ایک بھی جگہ ایسی نہیں جہاں یہ عالمی جلسہ دیکھا اور سنا نہ جا رہا ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دنیا بھر کے ممالک میں ڈش انٹینا کے ذریعے دکھائے جانے والے اس عالمی جلسے کی تیاری سے جلسہ سالانہ کا سماں بندھ گیا ہے اور کئی ممالک میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا لنگر بھی جاری ہو چکا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دنیا بھر میں عصبیتوں کے حق رات کو ہی نہیں دن کو بھی حملہ آور ہو رہے ہیں۔ یہ خطرات بڑھتے جا رہے ہیں۔ اگر ان کی روک تھام نہ کی گئی تو دنیا دوبارہ ایک ہولناک جنگ کا شکار ہو جائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ قادیان کے اس جلسہ کے ذریعے میں ساری دنیا کو پیغام دے رہا ہوں کہ تمام مذاہب کی بنیادی تعلیم کے مطابق خدا سے تعلق قائم کرو۔ حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ نے حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی نصائح بیان فرمائیں اور فرمایا کہ اس میں دنیا کے لئے ایک عظیم الشان عالمی نظام عدل کا اعلان کیا گیا ہے اس لئے مسلمان حکومتوں نے بگڑے ہوئے زمانوں میں بھی عدل کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے ہندوؤں کی مذہبی کتاب گیتا سے عالمی بھائی چارے کی تعلیم بیان فرمائی۔ اور اسی طرح سکھوں کے مذہبی راہنماؤں کی تعلیمات میں سے امن اور محبت کی تعلیمات کا ذکر فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات بھی بیان فرمائے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ دشمن کے لئے بھی دعا کی جائے اور جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جائے سینہ صاف نہیں ہوتا اور فرمایا ہے کہ خدا کا شکر ہے کہ ہمیں اپنا کوئی ایسا دشمن نظر نہیں آتا جس کے لئے ہم نے دو تین دفعہ دعا نہ کی ہو۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ آج دنیا بھر کے اہل مذاہب ایک دوسرے کے خلاف نفرتوں کا پیغام دینے میں مصروف ہیں مذہبی نفرتوں کو ختم کرنے کے لئے جماعت احمدیہ نے بھارت میں جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب شروع کئے تھے جن کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اس کی دو شکلیں حضور نے بیان فرمائیں۔ ایک تو یہ ہے کہ ہر مذہب کا پیروکار اپنے مذہب کی صرف خوبیاں بیان کرے۔ کسی دوسرے مذہب پر کوئی تبصرہ نہ کرے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے ایک نیا انقلابی نظریہ بھی پیش فرمایا کہ ان

باقی صـ۷ پر

پہلی عالمگیر بیعت

لندن: ۲۸۔ دسمبر۔ لندن میں قادیان کے جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کے طور پر منعقد ہونے والے جلسہ میں آٹھ نو احمدیوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

دنیا بھر کے ممالک میں موجود احمدیوں نے مواصلاتی سیارے کے ذریعے نہ صرف اس بیعت کو دیکھا بلکہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ کے پیچھے پیچھے بیعت کے یہ الفاظ دوہرا کر پہلی بار عالمگیر بیعت میں شمولیت کا تاریخی شرف حاصل کیا۔ دنیا بھر کے احمدی جو ٹیلی ویژن کے سامنے جمع تھے وہ حضور کے ساتھ ساتھ بیعت کے الفاظ دوہرا رہے تھے۔ یہ الفاظ عربی اور انگریزی میں دوہرائے گئے۔ بیعت کرنے والوں میں تین انگریز تین تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کے باشندے اور دو پاکستانی تھے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اس اعتبار سے یہ پہلی عالمگیر بیعت تھی۔

مکرم عبدالوحید صاحب مربی سلسلہ کو سپرد خاک کر دیا گیا

ربوہ ۲۸، دسمبر۔ مکرم عبدالوحید صاحب مربی سلسلہ جن کا گذشتہ روز انتقال ہو گیا تھا ان کو بعد مغرب قبرستان عام نمبر ا میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کا جنازہ بیت المبارک کے شرقی میدان میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھایا جس کے بعد تدفین عمل میں آئی بعد تدفین محترم مولانا صاحب نے ہی دعا کرائی۔ ربوہ کے احباب کثیر تعداد میں جنازہ اور تدفین میں شامل ہوئے۔ احباب کرام سے مکرم عبدالوحید صاحب کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(حمیدہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ سردار احمد صاحب)

محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم سردار احمد صاحب سکنہ مکان ۷-۲۱/۴۴ دارالرحمت شرقی الف ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے شوہر بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں براہ کرم ان کا مکان ۷-۲۱/۴۴ برقبہ سات مرلہ میرے اور میرے بیٹے فخر الدین کے نام منتقل کر دیا جائے۔ میری بیٹی زرینہ مبشرہ نے اپنے حق سے دستبرداری کی تحریر پیش کر دی ہے۔ ہم تینوں کے علاوہ موصوف کا کوئی اور وارث نہیں ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۰- فتح ۱۳۷۱ ہش ۳۰- دسمبر ۱۹۹۲ء

توبہ ــــ مکافاتِ عمل

توبہ سے تو ہم سب واقف ہیں لیکن توبہ کے عمل سے غالباً بہت کم لوگ واقف ہیں۔ کوئی غلطی ہو جائے تو کہا جاتا ہے کہ توبہ کرو۔ تا کہ وہ غلطی معاف ہو جائے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انسان کو ہمیشہ توبہ کرتے رہنا چاہیئے۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ توبہ کا اثر صرف ان کوتاہیوں اور گناہوں پر ہوتا ہے جو سرزد ہو چکے ہیں۔ گویا کہ غلطی ہو گئی گناہ ہو گیا توبہ کر لی اور بات ختم ہو گئی۔ آئندہ کا معاملہ آئندہ کے ساتھ۔

لیکن ایسا نہیں ہے۔ توبہ کا تعلق صرف ماضی سے نہیں بلکہ آئندہ سے بھی ہے۔ توبہ کرنے سے ماضی کے گناہ بخشے جانے کا تصوّر تو عام ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ توبہ ہمارے لئے ایک ایسی طاقت ثابت ہونی چاہیئے کہ ماضی کے گناہ معاف ہو جائیں اور آئندہ گناہ سرزد نہ ہوں۔ ایسا ہو تو پھر تو توبہ حقیقی توبہ ہے۔ گناہ کی معافی کے متعلق بھی یہ بات یاد رکھنے والی بات ہے کہ دراصل معافی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ سمجھا جائے کہ گناہ سرزد نہیں ہوا۔ گناہ تو سرزد ہو گیا۔ اب اس کے مکاف عمل کا وقت شروع ہوتا ہے۔ اور اس مکافات کا اظہار فوری بھی ہو سکتا ہے۔ اور دیر کے بعد بھی۔ اگر مکافات عمل رک جائے تو پھر حقیقی طور پر توبہ مؤثر ثابت ہوتی ہے۔

بعض اوقات انسان بھول بھی جاتا ہے۔ کہ اس نے کوئی گناہ کیا ہے۔ لیکن ایک لمبا عرصہ گذرنے کے بعد اس کے اثرات ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ وہ نہیں جانتا کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ دراصل گناہ جو اس سے سرزد ہوا تھا اور جو اس وقت ایک بیج کی صورت میں تھا وہ اب پھلنا پھولنا شروع ہوا ہے اور اب یہ بات تو بھول گئی ہے کہ بیج کیا تھا اور کس درخت کا بیج تھا۔ لیکن کونپل پھوٹ پڑی ہے۔ پودا بنے گا۔ درخت بنے گا اسے پھول لگیں گے اور پھر پھل بھی لگے گا۔ یہ ہے مکافاتِ عمل۔

توبہ اسی مکافاتِ عمل کو روکنے کا نام ہے۔ اگر توبہ کی جائے اور توبہ قبول ہو جائے تو یقیناً بیج نشو و نما نہ پا سکے گا اور وہیں ختم ہو جائے گا۔ اور ہماری آئندہ کی زندگی اس کے بد اثرات سے محفوظ رہے گی۔

کیا ہماری توبہ ایسی ہی ہوتی ہے۔ کاش ایسی ہی ہو۔

اِک سفر ختم ہوا ایک کا ہے اب آغاز
مَوت کی ایک یہی بات بنی ہے غمّاز
آدمی خود کو سمجھ لے تو فرشتہ بن جائے
عجز کا ہے یہ کمال اور یہی ہے اعجاز

ابوالاقبال

جو سانس بھی ملتا ہے فقط تیری عطا ہے
جیتا ہوں تو مَولا یہ تری عَین رضا ہے

ہر دائرہ اب تنگ ہُوا جاتا ہے شائد
وسعت کی تمنّا کا یہی ایک صلہ ہے

مَیں خالقِ کونین سے کہتا ہوں بصد عجز
اَوروں کے خدا اَور ہیں، تو مَیرا خدا ہے

تکمیل کسی کام کی ہو پائی ہے کس سے
آغاز بھی اعزاز ہے جو تجھ کو ملا ہے

تیرے کفِ پا سے ہے ضیاء راہِ وفا میں
ورنہ مرے ہاتھوں میں تو بجھتا سا دِیا ہے

اب تک تو کبھی کم نہ ہوئیں تیری عنایات
اب تیری نظر دیکھ کے کچھ ڈر سا لگا ہے

بَدلا ہوں نہ مَیں، اور نہ بدلا ہے زمانہ
بَدلے نہ کبھی تو بھی یہی میری دعا ہے

اَشکوں کے تسلسل میں ہے پوشیدہ گواہی
دل کی وہی پہلی سی دھڑکنے کی ادا ہے

عصیاں تو ہے ہلکی سی پھواروں کا برسنا
بخشش تری کہتے ہیں کہ گھنگھور گھٹا ہے

اوقات نسیم آپکی اوجھل نہیں مجھ سے
ہر کمتر و کہتر کا مقام اس سے بڑا ہے

نسیم سیفی

حضورِ انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اُٹھان کیلئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچّوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا اُن کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراءِ اضلاع و مربّیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا اُن کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

قائد اعظم محمد علی جناح نے جب مسلمانانِ ہند سے انتخابات میں مسلم لیگ کو کامیاب بنانے کی جو تحریک کی تھی اس کی تائید میں سب سے پہلی اور پرزور اور ملک گیر آواز قادیان سے بلند ہوئی۔ چنانچہ حضرت امام جماعت الثانی نے ۲۱ ر اکتوبر ۱۹۴۵ء کو "آئندہ الیکشنوں کے متعلق جماعت احمدیہ کی پالیسی" کے عنوان پر ایک مفصل مضمون لکھا جو الفضل کی ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء کی اشاعت میں شائع کر دیا گیا۔ اس حقیقت افروز مضمون میں حضور نے نہایت واشگاف الفاظ میں مسلم لیگ کے موقف کا مدلل اور محکم ہونا ثابت کرنے کے بعد ہندوستان میں پھیلے ہوئے ہزاروں احمدیوں کو قطعی ارشاد فرمایا کہ وہ آئندہ آنے والے انتخابات میں مسلم لیگ کی پالیسی کی ایسی پرزور حمایت کریں کہ مسلم لیگ الیکشن کے بعد یہ ڈٹ کر یہ اعلان کر سکے کہ مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد سیاسی نمائندہ جماعت ہے۔ چنانچہ آپ نے تحریر فرمایا:

"جیسا کہ احباب کو معلوم ہے تھوڑے ہی دنوں میں تمام ہندوستان میں اول تو ہندوستان کی دونوں کونسلوں کے ممبروں کے انتخاب کی مہم شروع ہونے والی ہے اور اس کے بعد صوبجاتی انتخابات شروع ہونے والے ہیں۔ میری اور میری جماعت احمدیہ کی پالیسی شروع سے یہ رہی ہے کہ مسلمانوں، ہندوؤں اور سکھوں اور دوسری اقوام میں کوئی باعزت سمجھوتہ ہو جائے۔ اور ملک میں محبت اور پیار اور تعاون کی روح کام کرنے لگے۔ مگر افسوس کہ اس وقت تک ہم اس غرض میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ شملہ کانفرنس ایک نادر موقعہ تھا مگر اسے بھی کھو دیا گیا۔ اور بعض لوگوں نے ذاتی رنجشوں اور اغراض کو مقدم کرتے ہوئے ایسے سوال پیدا کر دیئے کہ ملک کی آزادی کئی سال پیچھے جا پڑی اور چالیس کروڑ ہندوستانی آزادی کے دروازے پر پہنچ کر پھر غلامی کے گڑھے کی طرف دھکیل دیئے گئے (ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں)

جہاں تک میں نے خیال کیا ہے۔ اصل سوال ہندوؤں اور مسلمانوں کے اختلافات کا ہے۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ دوسری اقوام کے مفاد نظر انداز کئے جا سکتے ہیں۔ بلکہ میرا یہ مطلب ہے کہ دوسری اقوام کے مفاد اس جھگڑے کے طے ہو جانے پر نسبتاً سہولت سے طے ہو سکتے ہیں۔ سب سے مشکل سوال ہندو مسلم سمجھوتے ہی کا ہے اور یہ سوال پاکستان اور اکھنڈ ہندوستان کے مسائل سے بہت پہلے کا ہے۔ اصل مسائل وہی ہیں جنہوں نے مسلمانوں کا ذہن پاکستان کی طرف پھیرا ہے اور اکھنڈ ہندوستان کے خیالات کے محرک بھی وہی مسائل ہیں جو اس سے پہلے مسلمانوں کے مطالبات کو رد کرانے کا موجب رہے ہیں۔ کسی شاعر نے جو کچھ اس شعر میں کہا ہے کہ

؎ بہر رنگ کہ خواہی جامہ می پوش
من اندازِ قدت را می شناسم

وہی حال اس وقت پاکستان اور اکھنڈ ہندوستان کے دعووں کا ہے۔ پس اگر کسی طرح ہندو اور مسلمان قریب لائے جا سکیں تو پاکستان اور اکھنڈ ہندوستان کا آپس میں قریب لانا بھی مشکل نہ ہوگا ورنہ پاکستان یا اکھنڈ ہندوستان ہوں یا نہ ہوں یا یا اکھنڈ ہندوستان بننے میں تو کوئی شبہ ہی نہیں۔

اس ہندو مسلمان سمجھوتے کی ممکن صورت یہی ہو سکتی تھی کہ ایک جماعت مسلمانوں کی اکثریت کی نمائندہ ہو اور ایک جماعت ہندوؤں کی اکثریت کی نمائندہ ہو یا ہندوؤں کی اکثریت کی نمائندہ تو نہ ہو یا ایسا کہلانا پسند نہ کرتی ہو مگر اکثر ہندوؤں کی طرف سے سمجھوتہ کرنے کی قابلیت رکھتی ہو۔ اور یہ دونوں جماعتیں مل کر آپس میں فیصلہ کر لیں شملہ میں ایسا موقعہ پیدا ہو گیا تھا۔ مسلمانوں کی طرف سے مسلم لیگ اور ہندوؤں کے جذبات کی نمائندگی کے لئے کانگریس۔ یہ دونوں پارٹیاں ایک مجلس میں جمع ہو گئی تھیں۔

کانگریس کا دعویٰ ہے کہ وہ سب اقوام کے حدود کی محافظ ہے اور ہم اس دعویٰ کو رد کرنے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتے مگر باوجود اس کے کہ کانگریس اس امر کا انکار نہیں کر سکتی کہ جو مسلمان یا سکھ یا عیسائی کانگریس میں شامل ہیں وہ مسلمانوں یا سکھوں یا عیسائیوں کی اکثریت کے نمائندے نہیں ہیں۔ پس کانگریس اگر یہ دعوے کرے کہ ہم جو کچھ سوچتے ہیں سارے ملک کی بہتری کے لئے سوچتے ہیں یا ہم جو سکیم بناتے ہیں اس میں اسی طرح سکھوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کا خیال رکھتے ہیں جس طرح ہندوؤں کا خیال رکھتے ہیں تو ہم اس دعویٰ کو بحث ختم کرنے کے لئے سچا تسلیم کر لینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن کسی شخص کا کسی دوسرے شخص کے مفاد کو دیانت داری سے ادا کر دینا یا ایسا کرنے کا دعویٰ دار ہونا اسے اس کی نیابت کا حق نہیں دے دیتا۔ کیا کوئی وکیل کسی عدالت میں اس دعویٰ کے ساتھ پیش ہو سکتا ہے کہ مدعی یا مدعا علیہ کے مقرر کردہ وکیل سے زیادہ سمجھ اور دیانت داری سے میں اس کے حقوق پیش کر سکونگا۔ کیا کوئی عدالت اس وکیل کے ایسے دعویٰ کو باوجود سچا سمجھنے کے قبول کر سکے گی۔ اور کیا اس قسم کی اجازت کی موجودگی میں ڈیموکریسی ڈیموکریسی کہلا سکتی ہے۔ ڈیموکریسی یا جمہوریت کے اصول کے لحاظ سے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کسی جماعت کی نمائندگی کرنے کا کون اہل ہے بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس جماعت کی اکثریت کس کو اپنا نمائندہ قرار دیتی ہے۔

ان حالات میں کانگریس کو ہندوؤں کے سوا تمام دوسری اقوام کا نمائندہ اسی صورت میں قرار دیا جا سکتا ہے کہ ان اقوام کے اکثر افراد کانگریس میں شامل ہوں۔ جہاں تک ہمارا علم ہے کانگریس میں ہندو قوم کی اکثریت کے نمائندے تو ہیں لیکن مسلمانوں یا سکھوں یا عیسائیوں کی اکثریت کے نمائندے نہیں ہیں۔ اس لئے کانگریس خواہ مسلمانوں اور سکھوں اور عیسائیوں کے حقوق کی سکیم مسلمانوں، سکھوں یا عیسائیوں کے نمائندوں سے بہتر تجویز کر سکے جمہوری اصول کے مطابق مسلمانوں، سکھوں اور عیسائیوں کی نمائندہ نہیں بن سکتی۔ لیکن باوجود غیر جانبدار اور ملکی تحریک ہونے کے ہندوؤں کی نمائندگی کر سکتی ہے کیونکہ ہندوؤں کی اکثریت اسے تسلیم کر چکی ہے۔

جب حالات یہ ہیں تو عقلاً اور جمہوری اصول کے مطابق قطع نظر اس کے کہ کانگریس کی سکیم مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے متعلق بہتر ہے یا مسلم لیگ کی سکیم ہی کو مسلمانوں کی پیش کردہ سکیم سمجھا جائے گا۔ اور کانگریس کو میدان چھوڑ کر ہندو مسلم سمجھوتے کے لئے ہندو مہاسبھا اور مسلم لیگ کو باہمی سمجھوتے کی دعوت دینی ہوگی۔ یا یہ کہ خود ہندو اکثریت کی نیابت میں مسلم لیگ سے سمجھوتہ کرنا ہوگا اس کے سوا اور کوئی معقول صورت نہیں ہے۔

کہا جا سکتا ہے کہ اگر کانگریس مسلمانوں کی اکثریت کی نمائندہ نہیں ہے تو مسلم لیگ کے نمائندہ ہونے کا کیا ثبوت ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مسلم لیگ کو نمائندہ قرار دینے کے لئے یہی دلیل کافی ہے کہ گاندھی جی ایک طرف اور وائسرائے ہند دوسری طرف اسے مسلمانوں کی نمائندہ جماعت سمجھ کر اس سے اسلامی حقوق کے بارہ میں گفت و شنید کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ مسلم لیگ نمائندہ ہے یا نہیں ہے مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ اب کانگریس اور گورنمنٹ اس کے سوا کوئی دوسرا نظریہ اختیار نہیں کر سکتی اگر مسلم لیگ مسلمانوں کی نمائندہ نہیں ہے تو کیا وہ مسلمانوں کے حقوق کا ایک غیر نمائندہ جماعت کے ساتھ تصفیہ کر کے مسلمانوں کو تباہ کرنے کی فکر میں تھے۔

لیکن فرض کرو مسلم لیگ مسلمانوں کی نمائندہ نہیں تو پھر کون مسلمانوں کا نمائندہ ہے۔ کیا آزاد مسلمان کانفرنس۔ کیا احرار۔ کیا کوئی اور جماعت صرف اسلامی نام کا لیبل اپنے اوپر چسپاں کئے ہوئے ہے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک یا سب کے سب مل کر مسلمانوں کی نمائندہ ہیں تو کیا کونسلوں میں ان لوگوں کی کثرت ہے مرکزی کونسلوں میں مسلم لیگ کے مقابل پر ان کی کیا تعداد ہے اور صوبجاتی کونسلوں میں ان کی تعداد کیا ہے جہاں تک مجھے علم ہے صوبجاتی کونسلوں میں بھی اور مرکزی کونسلوں میں بھی غیر لیگی ممبروں کی تعداد لیگی ممبروں سے بہت کم ہے۔ اور پھر عجیب بات یہ ہے کہ مرکزی کونسلوں میں غیر لیگی ممبروں کی نسبت صوبجاتی نسبت سے بھی کم ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ صوبجاتی کونسلوں میں غیر لیگی ممبروں کی نسبتی زیادتی مقامی مناقشات اور رقابتوں کی وجہ سے ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ انہی ووٹروں نے صوبجات میں ایک پالیسی کے حق میں ووٹ دیئے اور مرکز کے لئے نمائندے

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

جیک مینڈلسن امریکہ کے ایک خاصے اہم یونی ٹیرین چرچ جو آرلنگٹن چرچ کہلاتا ہے۔ اور بوسٹن میں واقع ہے کے پادری ہیں اور اکثر اپنے مسلک کے نمائندے کے طور پر سامنے آتے ہیں آپ ایک لمبے عرصے سے سماجی کاموں میں خاصا نمایاں حصہ لیتے رہے ہیں اور اس سلسلے میں عالمی برادری کے آپس کے تعلقات اور مختلف نسلوں کا میل جول، شہری آزادی اور ذہنی صحت آپ کے خاص موضوعات ہیں آپ نے یورپ اور مشرقِ وسطیٰ میں خاصے دورے کئے ہیں اور یہ دورے یونی ٹیرین سروس کمیٹی کے ایماء پر کئے گئے۔ ۱۹۵۶ء کے موسم گرما میں اور ۱۹۵۷ء میں بھی آپ نے اسرائیل عرب ریاستیں اور اسرائیل عرب تعلقات کا خاصا گہرائی میں جاکر مطالعہ کیا۔ مختلف رسالوں میں آپ کے مضامین چھپتے ہیں۔ اور مشرقِ وسطیٰ پر آپ کے لیکچر خاصی توجہ کا باعث بنتے ہیں۔ آپ کیمبرج میں پیدا ہوئے۔ بوسٹن یونیورسٹی ہارورڈ یونیورسٹی اور یونیورسٹی آف شکاگو میں تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۴۵ء میں آپ نے ایس۔ ٹی۔ ڈی۔ کی ڈگری حاصل کی اور اسی سال یونی ٹیرین چرچ کے پادری مقرر کئے گئے۔ پہلے آپ نے آکسفورڈ میں پادری کا فریضہ ادا کیا اور ۱۹۵۹ء تک یونی ٹیرین چرچ انڈیانا پولس میں کام کرتے رہے۔ آپ کی ابھی ابھی جو کتاب شائع ہوئی ہے اس کا نام ہے "میں ایک یونی ٹیرین کیوں ہوں"۔ کتاب کے فلیپ پر گاڈ "اللہ" اور "جوجو" کتاب کے متعلق لکھا ہے کہ یہ ایک خیال انگیز سروے ہے ایسے یونی ٹورین پادری کا جنہوں نے افریقہ میں روحانیت کی تیزی سے بڑھتی ہوئی دعوت کا جائزہ لیا ہے۔ آپ کو ایک لمبے عرصے سے عالمی تعلقات سے دلچسپی ہے اسی طرح آپ سماجی امور اور سماجی آزادیوں پر بھی خاصا کام کرنے والے ہیں۔ آپ نے آزاد ممالک میں جو صحرا کے جنوب میں ہے خاصا سفر کیا ہے اور بہت سے اہم افراد جن کا تعلق سیاست یا مذہب سے ہے سے گفتگو کی ہے۔ آپ نے افریقی ریاستوں کا تیزی کے ساتھ آگے بڑھنا دیکھا اور ان لوگوں کے آپس کے تعلقات جو دیگر اقوام کے ساتھ پیدا ہو رہے ہیں کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ آپ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ افریقہ میں عیسائیت مشکلات سے دوچار ہے۔ اور اس کتاب میں آپ بتاتے ہیں کہ ان مشکلات کی وجوہات کیا ہیں۔

مسٹر مینڈلسن اس کتاب میں اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ اسلام آگے بڑھ رہا ہے۔ اور آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ مقامی مذہبی مراسم اور ان کی مناسبت سے رسوم و رواج جن کا نام وہ جوجو رکھتے ہیں۔ بھی آگے آرہے ہیں۔ اگرچہ یہ جوجو بعض علاقوں میں تنزل پذیر ہے۔ لیکن بعض دوسرے علاقوں میں اسے پذیرائی حاصل ہو رہی ہے۔ اور اس میں نئی دلچسپیاں پیدا کی جارہی ہیں۔ اور ایسا نوجوان تعلیم یافتہ لوگ کر رہے ہیں وہ اسے اپنی افریقی ثقافت سمجھتے ہیں۔ اپنے قبیلے کو سامنے رکھتے ہوئے اور ان لوگوں کی باتوں کو جن سے آپ کو گفتگو کا موقعہ ملا مسٹر مینڈلسن اہم موضوعات پر قلم اٹھاتے ہیں۔ یہ عیسائیت اور اسلام کے مستقبل کی بات کرتے ہیں اور اس سلسلے میں یہ بھی بتانے کی کوشش کرتے ہیں کہ افریقہ کے موجودہ رہنما ان دونوں مذاہب کے ساتھ کس قسم کے تعلقات وابستہ کرتے ہیں۔ ان افریقی رہنماؤں کی اخلاقی اقدار کی بنیاد کیا ہے۔ اور وہ کسی طرح آزاد سماج میں فروغ پانے کا امکان رکھتے ہیں۔ اور مذہب اور کمیونزم کے آپس کے تعلقات کا بھی ذکر کرتے ہیں اور اس ضمن میں وہ کمیونزم کی روحانی اقدار جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کا ذکر کرتے ہیں۔ آپ نہایت ہمدردانہ طریق پر تجزیہ کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ مقامی ثقافت کی کیا حیثیت ہے۔ اور کیوں نئی نسل کے افریقی یہ سمجھتے ہیں کہ افریقہ کی روحانی ضرورتوں کے لئے ان کے مقامی خدا بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ آپ نے جو کچھ اس کتاب میں لکھا ہے۔ وہ ان اقوام کی روحانی اقدار کو سمجھنے کے لئے خاصا ضروری ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ افریقہ اور اس کے لوگ کیا سوچتے ہیں۔ اور وہ اپنی منزل کا کس طرح تعین کرتے ہیں۔

اس وقت جو تصویر پیش نظر ہے وہ نائیجیریا کے مربی انچارج اور مغربی افریقہ کے رئیس المبلغین کے لیگوس میں دفتر کی تصویر ہے۔ مربی انچارج کے پیچھے دیوار پر ایک بہت بڑا سا بورڈ لگا ہوا ہے جس پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصویر والا کیلنڈر آویزاں ہے اور اس کے علاوہ بیس پچیس انگریزی اور مقامی یوروبا زبان میں پمفلٹ پن کئے ہوئے ہیں۔ ایک طرف مقامی ریڈیو ڈبہ پڑا ہے وہاں یہ سہولت عام تھی کہ وہ ٹیلیفون کے ذریعے ریڈیو کے پروگرام سارے شہر میں نشر کرتے تھے اور اس ڈبے کا کرایہ صرف ۵ شلنگ لیا جاتا تھا۔ ریڈیو کا پروگرام صبح کے وقت شروع ہونے سے لے کر تقریباً آدھی رات تک آپ اسے کھلا رکھیئے اور سنتے رہیئے۔ گھروں میں بھی اور دکانوں پر بھی اس کا خاصا رواج تھا۔ اگر صرف پانچ شلنگ میں دن بھر کے پروگرام سارا مہینہ سنے جا سکیں تو اور ریڈیو سننے والوں کو کیا چاہیئے۔ اس دفتر میں بھی ایک ایسا ہی ڈبہ پڑا ہے اور دو افراد بیٹھے ہیں ایک مربی انچارج (خاکسار نسیم سیفی) اور دوسرے الفا ایگبے رونگبے۔ ان کے ہاتھ میں ٹروتھ کا تازہ پرچہ ہے۔ وہ خاکسار سے گفتگو میں مصروف ہیں۔ یہ صاحب نائیجیرین براڈکاسٹنگ کارپوریشن میں مذہبی پروگرام کے پروڈیوسر تھے اور ان کے پروگراموں میں سے ایک پروگرام ایسا تھا جو میں اور یہ صاحب اکٹھے کیا کرتے تھے۔ اس پروگرام کا تعلق مذہبی سوال وجواب سے تھا۔ یہ صاحب سوال کرتے تھے اور میں اس کے جواب دیتا تھا۔ براڈکاسٹنگ ہاؤس جانے کے لئے یہ اکثر مشن ہاؤس تشریف لے آیا کرتے تھے۔ اور وہاں سے خاکسار مشن کی گاڑی پر انہیں براڈکاسٹنگ ہاؤس لے جاتا تھا اور وہاں ہم دونوں اپنا پروگرام نشر کر کے اکٹھے ہی واپس آجایا کرتے تھے۔

جہاں تک ریڈیو پر جانے کا سوال ہے یہ تو میں نے ۱۹۴۵ء ہی میں شروع کر دیا تھا۔ باوجود اس کے کہ اس وقت وہاں باقاعدہ براڈکاسٹنگ سٹیشن تو نہیں تھا۔ لیکن کسی طریق سے ٹیلیفون کے ذریعہ پروگرام ہمارے شہر میں پہنچائے جاتے تھے چنانچہ مجھے بھی انہی دنوں ایک پروگرام نشر کرنے کا موقعہ ملا۔ یہ پروگرام برصغیر کی اہلی زندگی کے متعلق تھا۔ خاص طور پر دیہاتی زندگی۔ بعد میں جب براڈکاسٹنگ سٹیشن بن گیا اور اس میں نشر کرنے کی سب سہولتیں میسر آگئیں تو بعض اوقات میرے ایک ایک دن میں پانچ پانچ پروگرام بھی نشر ہوتے تھے۔ فجر کے وقت تلاوت۔ دوپہر کے وقت خطبہ۔ ساڑھے چار بجے مشن کی ڈائری سات بجے شام کے وقت ایک اور جنرل پروگرام اور رات نو بجے سوال وجواب۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے الفا ایگبے رونگبے سوال پڑھتے تھے اور میں سوال کا جواب دیتا تھا۔ چونکہ میرے جواب دوسرے مذہبی نمائندوں سے کچھ مختلف ہوتے تھے اس لئے بعض لوگوں نے کوشش کی کہ یہ پروگرام میری بجائے کسی اور کو دے دیا جائے اور اس سلسلہ میں براڈکاسٹنگ کی انتظامیہ نے ایک دو اجلاس بھی کئے لیکن آرگنائزر نے اصرار کے ساتھ کہا کہ اس پروگرام میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جائیگی۔

پادری جیک مینڈلسن نے اپنی کتاب "گاڈ" اللہ اور جوجو کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے ایک عیسائیت کے متعلق۔ ایک "اللہ" یعنی دینِ حق کے متعلق اور ایک مقامی مذہب کے متعلق۔ اس کتاب کا وہ حصہ جو "اللہ" کے متعلق ہے اس کو خاکسار کے ایک نشری پروگرام سے شروع کیا ہے یعنی جو پروگرام خاکسار اور الفا ایگبے رونگبے اکٹھے کیا کرتے تھے۔ کتاب کے کل صفحات ۲۵۴ ہیں اور صفحہ ۹۵ پر "افریقہ میں اللہ" عنوان ہے۔ میرے الفاظ دہراتے ہوئے یہ باب شروع کیا گیا ہے۔ "پیارے سامعین سلام۔ اگرچہ ایسا لگتا ہے کہ کسی قدر تاخیر سے عید مبارک کہہ رہا ہوں لیکن یہ کوئی ایسی خلاف معمول بات بھی نہیں ہے۔ میری طرف سے آپ سب کو۔ آپ کے اہل خانہ کو اور دوستوں کو مبارک ہو — اور اب میں آپ کے سوالوں کی طرف آتا ہوں" اس سے آگے مینڈلسن لکھتا ہے۔ یہ خوشگوار اور مستند آواز مولوی نسیم سیفی کی ہے جو یہاں کے چیف احمدی امام ہیں اور ریڈیو کے پروگرام "دینِ حق کا نقطۂ نظر" کے نمائندہ ہیں۔ اس باب میں مینڈلسن نے عیسائیوں کو یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ اصل تشریح وہی ہے جو نسیم سیفی نے کی ہے نہ کہ وہ جو ہمارے پادری امریکہ اور کینیڈا میں جاکر اپنے لوگوں کو بتاتے ہیں اس سلسلہ میں انہوں نے تین چار سوالوں کے جواب پیش کر کے اپنی بات کا ثبوت پیش کیا ہے۔

اگرچہ تصویر میں تو ہم دو ہی ہیں لیکن چونکہ جیک مینڈلسن نے اپنی کتاب میں اس پروگرام کا ذکر کیا ہے جو ہم دونوں اکٹھے کیا کرتے تھے۔ اس لئے اس تصویر کو دیکھ کر جیک مینڈلسن بھی یاد آجاتے ہیں اور تصویر میں نہ ہونے کے باوجود یوں لگتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہی بیٹھے ہیں یا آس پاس ہی کہیں موجود ہیں۔

یہ تصویر الفا ایگبے رونگبے کی وجہ سے ریڈیو پروگراموں کی بھی یاد دلاتی ہے اور جیک مینڈلسن کی کتاب کی بھی۔

یہ کتاب نیویارک۔ ایڈنبرا اور ٹورنٹو سے ۱۹۶۲ء میں ٹامس نیلسن اینڈ سنز نے شائع کی تھی۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات — نون سین

جاپان / پاکستان

وزیر اعظم محمد نواز شریف صاحب نے کہا ہے کہ پاکستان اور جاپان ایکدوسرے کی پوزیشن کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے وہ ایک دوسرے کی ذمہ داریاں اور اسی طرح عالمی ذمہ داریوں میں حصہ دار بن سکتے ہیں۔ ٹوکیو سے روانگی کے وقت آپ نے کہا کہ میں پوری طرح مطمئن ہو کر اپنے ملک واپس جا رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میری گفت و شنید بہت کامیاب رہی ہے۔ دونوں ملکوں کے مسائل کو سمجھنے کا موقعہ ملا ہے۔ ان مسائل میں سیاسی امور بھی شامل ہیں اور اقتصادی تعلقات بھی۔ اسی طرح پاکستان اور جاپان کے آپس میں اقتصادی تعلقات کو فروغ دینے کے لئے بھی ہم نے گفت و شنید کی ہے۔ نواز شریف صاحب نے کہا کہ انہوں نے جاپان کے وزیر اعظم کیچی مریازاوا KICHI MRYAZAWA سے نہایت مفید باتیں کی ہیں۔ ان کی باتیں بہت سے مختلف موضوعات اور مسائل سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ جاپان کے وزیر اعظم نے انہیں خاص طور پر اپنی شرافت سے متاثر کیا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے نہایت کھلے دل کے ساتھ عالمی مسائل کے تجزیے کئے ہیں۔ جہاں تک جاپانی تاجروں سے گفتگو کا تعلق ہے آپ نے انہیں بتایا کہ آجکل کے پاکستان میں اقتصادی پالیسیاں کیسی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت فضا بیرونی سرمایہ کاری کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔ آپ نے جاپانی تاجروں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے سرمایہ کاری کے ارادے کا اظہار کیا ہے۔ اس موقعہ پر آپ نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے یہ ساری باتیں اس میں درج کیں۔ آپ نے مزید یہ بھی کہا کہ آپ کے اس دورے کا مقصد یہ تھا کہ آپ جاپانی رہنماؤں سے اپنے خیالات کا تبادلہ کریں۔ اور ان رہنماؤں میں تاجر برادری کے رہنما بھی شامل ہیں۔ اور ان کو اس بات کی دعوت دیں کہ وہ پاکستان میں سرمایہ کاری کریں۔ آپ نے کہا کہ میں واپس اپنے ملک یقین اور اعتماد کے ساتھ جا رہا ہوں کہ پاکستان کے تعلقات جاپان سے اب پہلے کی نسبت درجہ بدرجہ بہتر ہوتے چلے جائیں گے۔

قطر / سعودی عرب

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں قطر اور سعودی عرب میں سرحدی جھگڑا چل رہا ہے اگرچہ یہ جھگڑا ہے تو کئی سال پرانا لیکن گذشتہ چند مہینوں سے اس میں تیزی آگئی ہے۔ اور کچھ افراد اس سلسلے میں ہلاک بھی ہوئے ہیں اب مصر کے صدر حسنی مبارک نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ قطر اور سعودی عرب میں صلح ہو جائے۔ اور خلیج اتحاد تعاون کونسل کا جو چوٹی اجلاس ہونے والا ہے اس سے قطر غیر حاضر نہ رہے۔ چنانچہ قطر کی نیوز ایجنسی نے بتایا ہے کہ قطر کے امیر شیخ خلیفہ بن حماد الثانی شاہ فہد سے گفت و شنید کے لئے سعودی عرب گئے ہیں۔ نیوز ایجنسی نے تفصیل تو نہیں بتائی لیکن تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ حسنی مبارک کی کوششوں کے نتیجے میں یہ دونوں سربراہ مملکت ایک دوسرے سے صلح ہی کے لئے ملیں گے۔ اگر خلیج تعاون کونسل کے سربراہی اجلاس میں کسی ایک ریاست کا سربراہ شامل نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس کونسل میں دراڑیں پڑنی شروع ہو گئی ہیں۔ جو آہستہ آہستہ دوسری ریاستوں تک بھی پہنچ سکتی ہیں اور ان کے اثرات نہایت غیر مفید ہونے کا خدشہ ہے۔ اسی لئے حسنی مبارک نے خاص طور پر کوشش کی ہے کہ قطر اور سعودی عرب کا جھگڑا طے پا جائے اور خلیج تعاون کونسل کے تمام اراکین چوٹی اجلاس میں شامل ہوں۔

وزیر دفاع / ایران کا دورہ

سید غوث علی شاہ وزیر دفاع نے ایران کا دورہ کیا اور وہاں ایرانی وزیر دفاع سے دونوں ممالک کی دفاعی تدابیر کے سلسلے میں گفت و شنید کی۔ گفتگو کے دوران دونوں ممالک کی آپس میں اتحادی کوششوں کا سلسلہ زیر بحث آیا۔ اس وفد نے جس میں سید غوث علی شاہ کے علاوہ فوج کے بعض اعلیٰ افسر بھی شامل تھے۔ ایک ہفتہ تک ایران کا دورہ کیا۔ دونوں ممالک کے تعلقات کو وسعت دینے کے سلسلے میں جو گفتگو ہوئی اس میں خاص طور پر دفاعی انتظامات آتے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے امور جو زیر بحث آئے ان میں سڑکوں کی تعمیر اور مرمت بھی تھی۔ اس سلسلے میں ایران کے وزیر جن کا سڑکوں سے تعلق ہے اور رسل و رسائل سے بھی۔ وہ بھی موجود تھے اور ان کی موجودگی میں پاکستانی حکام نے اس بات پر ایران کی تعریف کی کہ اس نے بابری مسجد کے سانحہ کی مذمت کی ہے اور سارے عالم اسلام کے ساتھ مل کر کوئی اقدام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہاں یہ بھی کہا گیا کہ بابری مسجد کا انہدام ممالک کے آپس کے تعلقات کو بہتر بنانے کی راہ میں روک بن سکتا ہے حکومت ہند سے یہ توقع ظاہر کی گئی کہ وہ اس معاملے کی شدت کو محسوس کرے اور جن لوگوں نے مسجد منہدم کی ہے انہیں قرار واقعی سزا دے۔ افغانستان کے سلسلے میں یہ کہا گیا کہ امید کی جاتی ہے کہ وہاں کے مسائل حل ہو جائیں گے اور علاقائی تعاون کی بنیاد مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائے گی۔

عالمی اداروں سے اپیل

چونکہ پاکستانی حکومت بھارتی حکومت کو اس بات پر قائل نہیں کر سکی کہ اسے ان دو پاکستانیوں کی لاشیں پاکستان بھیج دینی چاہئیں جنہیں بھارت میں قتل کیا گیا تھا اور جن کے نام انتخاب احمد ضیاء اور حبیب اللہ ہیں۔ اس لئے اب پاکستانی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ جتنے بھی عالمی ادارے انسانی حقوق کی پاسداری سے تعلق رکھتے ہیں ان کے ہاں یہ معاملہ اٹھایا جائے۔ پاکستان نے خاصی کوشش کی ہے کہ بھارت کو اس بات پر قائل کرے کہ یہ پاکستانی جائز ویزے لے کر بھارت گئے ہوئے تھے اور انہوں نے وہاں کوئی ایسی حرکت نہیں کی جو اس بات کا تقاضا کرتی کہ ان کے خلاف کوئی ایکشن لیا جائے۔

یہ دونوں افراد اکتوبر میں مارے گئے تھے۔ کہا یہ گیا تھا کہ یہ دہشت گردی میں ملوث ہیں چنانچہ اس کے بعد پاکستانی حکومت نے اپنے باشندوں کو کہا کہ وہ بھارت کا سفر نہ کریں۔ بھارتی حکومت یہی کہتی رہی ہے کہ ان دونوں افراد کا سیکورٹی فورسز سے مقابلہ ہوا تھا اور یہ اس مقابلے میں مارے گئے ہیں۔ پاکستانی حکومت نے اس خیال کو سختی کے ساتھ مسترد کیا ہے اور ان کی لاشیں واپس نہ بھیجنے پر بھارت کی مذمت کی ہے۔ ان دونوں افراد کے خاندانوں نے ہندوستانی ہائی کمیشن اسلام آباد سے رابطہ کیا تھا اور بعد ازاں وزارت خارجہ سے بھی کہا تھا کہ وہ ان کی مدد کریں۔ جہاں تک بھارت میں حکومت کے زیر تسلط میڈیا کا تعلق ہے اس نے اس واقعہ کی تقریباً ڈیڑھ ماہ بعد یہ خبر دی کہ یہ دونوں افراد سیکورٹی فورسز سے لڑائی میں مارے گئے ہیں چنانچہ اس وقت سے لے کر اب تک بھارت کی حکومت ان کی لاشیں دینے سے انکار کر رہی ہے۔

یاد رفتگان — میجر ریٹائرڈ منظور احمد

مکرم عبدالوہاب خان صاحب

افسوس کہ مکرم عبدالوہاب خاں صاحب جو حضرت حکیم فضل الرحمن صاحب سابق مربی مغربی افریقہ کے چھوٹے صاحبزادے اور حضرت نبی بخش صاحب آف فیض اللہ چک (رفیق) کے پوتے اور جناب حکیم فضل حق صاحب آف بٹالہ کے نواسے تھے۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۹۲ء کو صبح ۴ بجے دل کے حملہ کی تاب نہ لاتے ہوئے انتقال کر گئے۔ (ہم سب اسی کے ہیں اور یقیناً اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) جنازہ بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں ادا کیا گیا۔ اور احمدیہ قبرستان لاہور میں مدفون ہوئے۔

آپ محکمہ لیبر میں جائنٹ ڈائریکٹر تھے اور حال ہی میں ملازمت سے ریٹائر ہوئے تھے۔ بلکہ وفات کے اگلے روز یعنی ۱۳ دسمبر کو محکمہ کی طرف سے انکی الوداعی پارٹی ہونے والی تھی۔ جس میں دور و نزدیک سے محکمہ کے اہلکار اور افسران بڑے ذوق و شوق سے شرکت کرنے کی تیاری کر رہے تھے۔ اپنے محکمہ میں اور احباب میں بہت ہر دلعزیز تھے اور اپنے کام میں ماہر تھے۔

حضرت حکیم فضل الرحمن صاحب نے اپنے پیچھے دو بیٹے چھوڑے تھے۔ بوجہ خدمت دین کیلئے ملک سے لمبا عرصہ باہر رہنے کے بیٹوں کو آزادی کے بعد ہی اپنی صحبت سے مستفیض کر سکے تھے۔ اہل خاندان ان دونوں پیارے بچوں کے شیدائی تھے اور پیارا وہاب تو ہر ایک کی آنکھوں

باقی ص پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترجمہ عبدالباسط شاہد

مسابقت و کوشش کی دلچسپ مثال۔ خبر کا حصول

ابلاغ عامہ کے شعبہ اور دنیائے صحافت میں کسی اہم خبر کو حاصل کرنے کے لئے کس طرح کے جتن اور کوششیں کی جاتی ہیں اس کی ایک دلچسپ مثال درج ذیل ہے ــــ

فلائینگ انٹرپرائز (FLYING ENTER PRISE) کے غرق ہونے سے دو ڈرامے اپنے اختتام کو پہنچے۔ پہلا ڈرامہ اس جہاز کے کپتان کارلسن کی مشکلات کا اور دوسرا اس حادثہ کی خبر حاصل کرنے کے لئے دنیا بھر کی مشہور خبر رساں ایجنسیوں اور اخبارات کے صحافیوں کی مسابقت کی دوڑ کا

۱۲ ممالک کے ۴۰۰ اخباروں۔ ریڈیو کے نامہ نگار۔ ۱۰۰ فوٹوگرافر۔ دو ٹی وی مراکز کے نمائندوں نے اس پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے اظہار میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ دو ہفتے کی اس غیر معمولی تگ و دو میں رشوت۔ چالبازی ہوشیاری کے ہر قسم کے ہتھیار استعمال کئے انہوں نے کئی مواقع پر اپنی جان کو خطرے میں ڈالا۔ سمندری بیماری میں مبتلا ہوئے۔ یہ خبر اپنی ذات میں بہت سادہ سی تھی۔ ایک ڈوبتے ہوئے جہاز میں اس کے کپتان نے باقی مسافروں اور عملہ کے افراد کو بحفاظت دوسرے جہاز پر منتقل ہونے کے بعد یہ کہہ کر جہاز چھوڑنے سے انکار کر دیا کہ اس جہاز کی حفاظت اور اسے بچانے کی ذمہ داری سے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جہاز کی یہ حالت تھی کہ اس میں کپتان کارلسن کو بمشکل رینگ کر ادھر ادھر جانا پڑتا تھا ایک ہاتھ سے وہ جہاز کو تھامنے پر مجبور تھے مبادا کہ وہ پھسل کر سمندر میں جا گریں۔ ان کے پاس گرمی یا روشنی کے حصول کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ ان حالات کی وجہ سے عام آدمی حتیٰ کہ سکول کے بچے اور گھر میں کام کرنے والی عورتیں بھی ان کی خبر میں دلچسپی لے رہی تھیں۔

کیمرے۔ ٹائپ رائٹر۔ ریڈیو۔ مائیکروفون وغیرہ سے مسلح صحافیوں نے ۵۵۰ پونڈ روزانہ پر چھوٹے بحری جہاز، ۷۷۰ پونڈ روزانہ پر ہوائی جہاز۔ ۲ پونڈ روزانہ پر ملنے والی کشتیاں ۳۵ پونڈ روزانہ پر حاصل کیں۔ جہاز سے ساحل پر فون کرنے کا معاوضہ ایک پونڈ فی منٹ تھا اور یہ فون ۲۴ گھنٹے ہی مصروف رہتا تھا۔ ایک اخبار کے نامہ نگار نے بتایا کہ اس نے اپنے اخبار کے دفتر سے جو اٹلی میں ہے فون پر جو گفتگو کی اس کا مجموعی دورانیہ ۱۵ گھنٹے بنتا ہے۔ شارٹ ویو ریڈیو نے بھی منہ مانگے داموں ان خبروں کو دنیا کے مختلف ممالک تک پہنچایا۔ مجموعی طور پر اس ایک خبر کے سلسلہ میں ذرائع ابلاغ نے ۳۵۰۰۰۰ پونڈ کی خطیر رقم صرف کی۔

اس جہاز نے ۲۸ دسمبر کو ہنگامی حالت کا سگنل دیا۔ ۲۹ کو پتہ چلا کہ جہاز کے مسافر اور عملہ کے ارکان نے سمندر میں چھلانگیں لگا دیں اور چار مختلف جہازوں نے انہیں محفوظ مقامات تک پہنچانے میں مدد دی۔۔۔ اس جہاز اور اس کے فرض شناس کپتان پر کیا گزری؟ یہاں سے عام دلچسپی پیدا ہوئی۔

یکم جنوری کو ڈیلی ایکسپریس نے "جہاز ایک مسافر کو لئے جا رہا ہے"۔ کے عنوان سے اس جہاز کی تصویر شائع کی۔ موسم کی خرابی اور جہاز کی ناگفتہ بہ حالت کی وجہ سے بدقت تمام جہاز کے کپتان سے رابطہ ہو سکا تو اس نے بتایا کہ وہ چار سے چھ گھنٹے سو سکا ہے۔ تنہائی کا عادی ہو جانے کی وجہ سے یہ اتنی بری بھی نہیں لگ رہی۔ ایک چھوٹے جہاز نے سامان خوراک پہنچانے کی کوشش کی۔ مگر موسم کی خرابی نے اس کوشش کو کامیاب نہ ہونے دیا تو کپتان کارلسن نے پیغام دیا کہ "بہتر ہے کہ آپ موسم ٹھیک ہونے کا انتظار کریں۔ مجھے ان چیزوں کی فوری اور شدید ضرورت بھی نہیں ہے لگتا ہے آپ مجھ سے بھی زیادہ مشکلات برداشت کر رہے ہیں۔"

۴ جنوری کو یہ خبر اپنے کلائمکس پر پہنچ گئی۔ ایک جہاز نے کسی قدر قریب جا کر (۔۔۔) کو ڈوبتے ہوئے جہاز پر پہنچانے میں کامیاب ہو گیا۔ اب جہاز کا رخ فالموتھ کی طرف تھا اور دنیا بھر سے صحافی اس طرف کو دوڑنے لگے ڈیلی ایکسپریس نے کارلسن کے والدین کو ڈنمارک سے فالموتھ پہنچا دیا۔ ڈیلی مرر نے ڈینس کے بھائی کو اور نیوز کرانیکل نے اس کے والدین کو وہاں پہنچانے کا انتظام کیا۔

ایک اخبار نویس۔ ریڈیو۔ ٹیلیفون کے ذریعہ اپنے دفتر کو یہ خبر ایک چھوٹے جہاز سے اس حال میں لکھوا رہا تھا کہ اس کے ایک ساتھی نے اسے تھام رکھا تھا کہ وہ پھسل کر سمندر میں نہ جا گرے اور ایک دوسرے نے اس کے سامنے ایک بالٹی رکھی ہوئی تھی کہ اگر سمندری بیماری کی وجہ سے اس کی طبیعت خراب ہو تو وہ قے کرنے کے لئے اسے استعمال کر سکے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

زراعت کالم ــــ سید ظہور احمد شاہ

کسان بھائی ــ یہ بھی کر دیکھیں

ترقی یافتہ ممالک میں تمام زراعت پیشہ لوگ زراعت کے علاوہ فارم پر ہی مختلف زرعی صنعتوں پر مبنی کام کرتے ہیں اور ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن ہمارے ملک میں عام طور پر کاشتکار ابھی تک اس پرانی ڈگر پر چل رہا ہے حالانکہ اگر زرعی صنعتوں کی طرف توجہ کی جائے تو چھوٹے رقبہ والے کاشتکار بھی اپنی مالی حالت بہت بہتر بنا سکتے ہیں اور ملک کی خدمت کا فریضہ بھی سرانجام دے کر قومی ترقی میں حصہ لے سکتے ہیں۔

فصلوں کی کاشت کے ساتھ ساتھ اگر زمین سے تعلق رکھنے والے مشاغل اور آمدنی دینے والے دوسرے کاموں کی طرف بھی توجہ دی جائے تو انفرادی آمدنی میں خاصا اضافہ کیا جا سکتا ہے اور اب جبکہ بجلی بھی بیشتر دیہات میں پہنچ چکی ہے تو اس سلسلے میں یہ بنیادی ضرورت بھی اکثر زمینداروں کے پاس موجود ہے۔ جس کا فائدہ اٹھا کر فی زمانہ بے شمار چھوٹی صنعتوں کا اجراء کیا جا سکتا ہے۔

حکومت نے اس سلسلہ میں کاشتکاروں کی امداد کے لئے ایک ادارہ قائم کر رکھا ہے جو کہ ضروری قرضہ فراہم کرنے کے علاوہ ہر ضرورت مند کی رہنمائی کے فرائض بھی سرانجام دیتا ہے۔ اور اس ادارہ کے دفاتر ملک کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں اس ادارہ کا نام سمال انڈسٹریز کارپوریشن ہے۔ تقریباً دو سو صنعتیں ایسی ہیں جن کے لئے یہ ادارہ پانچ لاکھ روپے تک قرضے سات فیصد مارک اپ پر دیتا ہے۔ جو دس سال میں واپس کئے جا سکتے ہیں۔ یہ لسٹ تو بہت لمبی ہے اور اگر کسی کاشتکار بھائی کو دلچسپی ہو تو یہ اس ادارہ کے دفتر سے حاصل کر سکتا ہے لیکن ہم یہاں صرف چند ایک صنعتوں کا ذکر کر رہے ہیں جو کہ ہر فارم پر آسانی سے شروع کی جا سکتی ہیں۔

۱۔ سبزیوں کو خشک کرنا۔
۲۔ مرچیں اور مصالحہ جات کی پسائی۔
۳۔ دالیں دلنا۔
۴۔ پولٹری فارم۔ مرغبانی برائے انڈہ۔
۵۔ برائلر فارم۔ مرغبانی برائے برائلر گوشت۔
۶۔ ڈیری فارم
۷۔ ماہی پروری
۸۔ سبزیوں کے بیج پیدا کرنا۔
۹۔ مونج کے میٹ اور چٹائیاں بنانا۔
۱۰۔ آرا مشین۔
۱۱۔ گتہ بنانا۔
۱۲۔ گتے کے ڈبے بنانا۔
۱۳۔ گتے کی کون بنانا۔
۱۴۔ مرغیوں کی خوراک بنانا
۱۵۔ بکریاں پالنا۔
۱۶۔ بھیڑیں پالنا
۱۷۔ گوشت کے لئے کمزور جانور خرید کر ان کو فربہ کرنا۔
۱۸۔ مربہ جات چٹنیاں، اچار وغیرہ تیار کرنا
۱۹۔ قدرتی ریشم کا دھاگا وغیرہ بنانا۔
۲۰۔ ریشم کے کیڑے پالنا۔
۲۱۔ زرعی ناقابل استعمال اشیاء پر مبنی کارخانے لگانا۔ (ہڈیاں پیسنا۔ گوند وغیرہ)
۲۲۔ دھان صاف کرنے کا کارخانہ شیلر۔
۲۳۔ شہد کی مکھیاں پالنا اور شہد تیار کرنا۔
۲۴۔ چاول پالش کرنے کا کارخانہ
۲۵۔ آٹا چکی لگانا۔
۲۶۔ کماد سے فارم پر ہی گڑ شکر بنانا۔
۲۷۔ بٹیر پالنا۔

اس ادارہ کا ایڈریس مندرجہ ذیل ہے۔

پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن۔
ایل۔ ڈی۔ اے۔ پلازہ (فورتھ فلور)
ایجرٹن روڈ لاہور۔

اس کے علاوہ ہر ضلع میں اس ادارہ کے ذیلی دفاتر ہیں۔ اس سلسلے میں ان سے بھی رجوع کیا جا سکتا ہے۔

عطیہ خون
خدمت بھی ہے عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

سیکرٹری

مجلس کار پرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۷۳۶، میں شیخ ممتاز رسول ولد شیخ سردار محمد صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴۳/۱۲ فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱۰-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) نقد ایک لاکھ روپے بصورت بانڈ (۲) سرٹیفکیٹ ۸۴، عدد ۵۰، فی سرٹیفکیٹ کل ۴۲۰۰، روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰۰، روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ ممتاز رسول ۴۳/۱۲ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ سید عبدالغنی شاہ صاحب وصیت نمبر ۴۸۵۴۴ گواہ شد نمبر ۲۔ انوار رسول ناصر ہوسٹل ربوہ۔

بقیہ اخبار احمدیہ

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔ (ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم نصیر الدین بھٹی صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کے والد مکرم عبدالرحمٰن بھٹی صاحب آف گنج مغل پورہ لاہور بعمر ۸۳ سال معمولی علالت کے بعد ۱۸ دسمبر ۱۹۹۲ء بروز جمعۃ المبارک رحلت فرما گئے

○ مکرم خلیل احمد جگ ڈاہرانوالی کی اہلیہ محترمہ عذرا بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ آپ نے سوگوار خاندان کے علاوہ ۴ بیٹے اور ۳ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں سے بڑے بیٹے کی عمر ۱۱ سال ہے۔

ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ ۱

جلسوں میں ایک نیا طریق یہ اختیار کیا جائے گا کہ ایک مذہب کا پیروکار دوسرے مذہب کی خوبیاں بیان کرے اس سے مذاہب کی آپس میں نفرتیں ختم کرنے میں نمایاں مدد ملیگی

وطنیت کا غلط تصور

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ ہندوستان میں اور پاکستان میں بھی مذہب کے بارے میں وطنیت کا غلط تصور جنم لے رہا ہے۔ دونوں ممالک کی اکثریت یہ خیال کررہی ہے کہ ملک پر صرف انہی کا حق ہے۔ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو کوئی حقوق حاصل نہیں ہونے چاہئیں۔ اس سے دونوں ملکوں میں دیگر مذاہب کے لوگ خوفزدہ ہو رہے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس نظریے کو رد کرتے ہوئے مشہور مغل بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کا واقعہ بیان کیا جس کے ایک ماتحت نے لکھا تھا کہ اس کے ماتحت دو پارسی (آتش پرست) ملازم ہیں ان کو نوکری سے نکال دیا جائے۔ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے اس خیال کو سختی سے مسترد کردیا اور کہا کہ مذہب کی بناء پر کسی سے کوئی تفریق نہیں کی جائے گی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا احمدی اس سلسلے میں دنیا بھر میں ایک مثال ہیں کہ ان پر پاکستان میں سالہا سال سے مظالم ہو رہے ہیں مگر ایک بھی احمدی نے اپنے وطن کی محبت ترک نہیں کی۔ ایک بھی احمدی کسی دشمن کا ایجنٹ نہیں بنا۔ یہی حال ہندوستان کا ہے وہاں پر بھی احمدیوں پر جو سختیاں ہوئیں اس کے باوجود ایک بھی ہندوستانی احمدی کسی دوسرے ملک کا ایجنٹ نہیں بنا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اگر دنیا بھر کے لوگ یہ اسوہ اپنا لیں تو دنیا میں کوئی غدار نہ ملے کوئی دشمن کا ایجنٹ نہ بنے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے قادیان کے گذشتہ جلسے کی یاد تازہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت قادیان میں مختلف مذاہب کے لوگوں کے درمیان اتنی محبت اور اتنا پیار ہو گیا تھا کہ قادیان کی زمین ثریا سے باتیں کرتی دکھائی دیتی تھی۔ ہندوستان کے لوگ اتنے متاثر تھے۔ کہ ان میں سے کئی لوگوں نے کہا کہ آج ہندوستان کو جماعت احمدیہ جیسی جماعت کی ضرورت ہے۔

دنیا بھر میں مواصلاتی سیارے کے ذریعے قادیان کے اس جلسہ کے ٹیلی کاسٹ ہونے کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا امام کسی ایک ملک کا امام نہیں یہ ساری دنیا کے سارے ملکوں کے احمدیوں کا امام ہے اور اس کی یہ حیثیت بڑھتی اور گہری ہوتی جا رہی ہے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے اسیران راہ مولا کی رہائی کے لئے دعاؤں کی تحریک کی۔ اور فرمایا کہ ان اسیر بھائیوں کی رہائی کے نام پر تمام دنیا کو آزادی کا پیغام دیتا ہوں۔ آج دنیا کی آزادی ان اسیران کی رہائی سے وابستہ ہو گئی ہے۔

دعا سے پہلے حضور ایدہ اللہ نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا پیغام سنایا جس میں بتایا گیا تھا کہ اس وقت قادیان کے جلسے میں ۱۰، ہزار افراد شریک ہیں۔ دعا پر اس تاریخی اور یادگار جلسہ کا اختتام ہوا۔

بقیہ: صفحہ ۳

بھجواتے ہوئے دوسری پالیسی کے حق میں ووٹ دیجئے۔ پھر مثلاً پنجاب ہے اس میں یونینسٹ ممبر اصولاً اپنے آپ کو مسلم لیگ کے حق میں قرار دیتے ہیں اور پاکستان کی علی الاعلان تائید کرتے ہیں۔ پس ہر یونینسٹ ہندو مسلم سمجھوتے کے سوال کے لحاظ سے درحقیقت مسلم لیگی ہے بلکہ وہ تو اس امر کا مدعی ہے کہ مجھے ذاتی رنجشوں کی وجہ سے ایک طبقہ نے باہر کر دیا ورنہ میں تو پہلے بھی مسلم لیگی تھا اور اب بھی مسلم لیگی ہوں۔ ...... میں نے یہ امور اس لئے بیان کئے ہیں تا ہماری جماعت اور ہندوستان کی دوسری جماعتیں میری اس رائے کو بخوبی سمجھ سکیں جو میں آئندہ انتخابات کے متعلق دینے والا ہوں۔

جو صورت حالات میں نے اوپر بیان کی ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آئندہ الیکشنوں میں ہر احمدی کو مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہئیے تا انتخابات کے بعد مسلم لیگ بلا خوف تردید کانگریس سے یہ کہہ سکے کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔ اگر ہم اور دوسری مسلمان جماعتیں ایسا نہ کریں گی تو مسلمانوں کی سیاسی حیثیت کمزور ہو جائے گی۔ اور ہندوستان کے آئندہ نظام میں ان کی آواز بے اثر ثابت ہو گی۔ اور ایسا سیاسی اور اقتصادی دھکا مسلمانوں کو لگے گا کہ اور چالیس پچاس سال تک ان کا سنبھلنا مشکل ہو جائے گا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی عقلمند آدمی اس حالت کی ذمہ داری اپنے پر لینے کو تیار ہو۔

(تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ ۲۶۷ تا ۲۷۰)

بقیہ: صفحہ ۵

کا تارا تھا۔ مہمان نوازی میں اپنے عظیم والد کی طرح اپنی مثال آپ تھے۔ اپنے والد ہی کی طرح خوش طبع۔ خوش لباس اور خوش اطوار تھے۔ احباب کی مجلسوں کی جان تھے۔

ایک بیوہ۔ دو بیٹے عمر اور عثمان اور دو بیٹیاں ماریہ اور سعدیہ (۔) اپنی یادگار چھوڑ ہیں۔ اولاد کی عمدہ تربیت کی بیٹے جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور اس کی معمر والدہ۔ بیوی اور بچوں کو سکون عطا فرمائے اور ان پر اپنی خاص نظر کرم رکھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۹۔ دسمبر۔ دھوپ نکلی ہوئی ہے اور موسم خوشگوار ہے۔

○ مصر کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ عربوں نے ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ پر دستخط سے انکار کر دیا ہے۔ جب تک اسرائیل ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کی روک تھام سے متعلق معاہدے پر دستخط نہیں کرتا عرب بھی ایسا نہیں کریں گے۔ ۱۳ جنوری کو اس معاہدے سے متعلق پیرس میں ہونے والے اس اجلاس کا بھی بائیکاٹ کریں گے۔ سلامتی کونسل نے ۱۵ جنوری تک بوسنیا کے مسلمانوں کے تحفظ کے لئے کوئی ٹھوس کارروائی نہ کی تو اسلامی ممالک کا سربراہی اجلاس بلایا جائے گا۔ یہ ساری باتیں مصر کے وزیر خارجہ نے حسنی مبارک ترگت اوزال شاہ فہد کے درمیان صلاح مشورے کے بعد کہیں۔

○ بھارت میں پاکستانی ہائی کمشنر کو اہم صلاح مشورے کے لئے اسلام آباد طلب کر لیا گیا ہے۔ ریاض کھوکھر کے قیام پاکستان کے دوران بابری مسجد کی شہادت کے حوالے سے پاک بھارت تعلقات کی پالیسی تشکیل دی جائے گی۔ امریکہ نے پاک بھارت تعلقات کی بحالی کے لئے سفارتی سطح پر رابطہ کیا ہے پاکستان مسئلے کو اقوام متحدہ اور اسلامی کانفرنس میں اٹھائے گا۔

○ امریکہ کے نومنتخب صدر بل کلنٹن کو ۱۹۹۲ء کی بہترین شخصیت قرار دیا گیا ہے۔ ایسا اعلان امریکہ کا جریدہ ٹائم کرتا ہے۔

○ بابری مسجد کے انہدام کے بعد اس کی جگہ انتہا پسند ہندوؤں نے جو مندر بنایا ہے اس میں انہیں پوجا کی اجازت مل گئی ہے۔ ہندوؤں کے احتجاج پر فیض آباد کی ضلعی انتظامیہ نے بابری مسجد میں رام کے درشن اور پوجا کی اجازت دے دی۔

○ روٹری انٹرنیشنل ڈسٹرکٹ کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر مملکت برائے سیاسی امور محمد

عبداللہ غازی نے کہا ہے کہ ملک میں قیادت کا بحران ہے۔ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ وزیراعظم اور اپوزیشن کی نشستوں میں دو ڈھائی فٹ کا فاصلہ بھی ختم ہو جائے اور دونوں قوم کو ساتھ لے کر چلیں انہوں نے مزید کہا دینی جماعتیں فرقہ واریت پھیلا رہی ہیں۔ انہیں چاہیئے میدان سے ہٹ جائیں یا توبہ کر لیں۔

○ بھارتی دانشوروں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ ہندوؤں کا موقف ایودھیا میں فرضی داستان ہے بابری مسجد کا شہید کرنا ایک قومی جرم ہے اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ایودھیا کے تنازعے کے حل کے لئے لوک سبھا توڑ کر نئے انتخابات کروائے جائیں۔

○ پنجاب کے گورنر میاں محمد اظہر نے کہا ہے کہ آبادی میں اضافے کے سیلاب کو نہ روکا گیا تو اقتصادی بقا کی کوششیں ناکام ہو جائیں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ آبادی کی شرح اسی رفتار سے بڑھی تو غذائی اجناس جنگلوں میں کاشت ہوں گی۔

○ محکمہ موسمیات نے کہا ہے کہ دسمبر میں اوسط درجہ حرارت ۲۱ء۶ سنٹی گریڈ رہا۔ جنوری میں زیادہ سردی کا امکان ہے۔ دنیا بھر میں موسم بدل رہے ہیں۔ سردی کم ہو گئی ہے۔

○ محترمہ نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ پیش آنے والے واقعات جداگانہ انتخابات کا نتیجہ ہیں۔

○ ایران کونٹرا سکینڈل کے چھ ملزمان کو معاف کر دینے پر لوگوں کو یقین ہو گیا ہے کہ بش خود بھی اس میں ملوث تھے۔ وائٹ ہاؤس نے خفیہ کاغذ فراہم کرنے کی پیشکش مسترد کر دی ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ امریکہ پٹے کی معیاد ختم ہونے کے باوجود پاکستان سے جنگی بحری جہاز واپس نہیں لے گا۔ پٹے میں توسیع کے لئے متعلقہ امریکی دفاتر نے تمام ضروری دستاویزات تیار کر لی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ آئندہ مہینے ایک اعلیٰ سطحی امریکی وفد پاکستان

آ کر یہاں کے حکام کو اس بات سے آگاہ کر دے گا۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت عنقریب محترمہ بے نظیر بھٹو کے خط کا جواب دے گی۔

○ صدر غلام اسحٰق نے جو آرڈیننس ضمانت کے بارے میں حال ہی میں جاری کیا تھا اس میں ترمیم کے لئے حکومت نے فیصلہ کر لیا ہے۔

○ بھارت نے ایک مقدس مقام جس پر ہندو اور مسلمان دونوں اپنا اپنا ہونے کا دعوٰی کر رہے ہیں اور جس کے جھگڑے کی بناء پر فسادات شروع ہو گئے ہیں۔ حکومت نے اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔ اور اس طرح ہندوؤں اور مسلمانوں کو اس مقدس مقام سے دور رکھ کر جھگڑے کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حکومت اس جگہ کو اپنے قبضے میں لے کر اسے حکومتی علاقہ قرار دے دے گی۔

○ ایک عراقی جیٹ فائٹر کو امریکہ کے ایک جنگی جہاز نے مغربی علاقے پر جسے نو فلائی زون قرار دیا جا چکا ہے مار گرایا ہے۔ فلوریڈا میں امریکہ کے سنٹرل کمانڈ نے بتایا ہے کہ ایک ایف ۱۶ نے عراقی جہاز کو اس وقت گرایا جب اسے کئی دفعہ تنبیہہ کی گئی لیکن اس نے حکم نہ مانا۔ کہا جاتا ہے کہ عراق کا ایک اور مگ طیارہ اس موقعہ پر بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔

HOMEO COURSES ہومیو پیتھک کورسز

INTERNATIONAL NAME	قیمت	اردو نام
ASTHMA COURSE	۶۵/-	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-	باڈی بلڈنگ کورس
DIABETES COURSE	۸۰/-	شوگر کورس
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	چھوٹا قد کورس
EYESIGHT COURSE	۸۵/-	کمزوری نظر کورس
HYPERTENTION COURSE	۱۸۰/-	ہائی بلڈ پریشر کورس
KIDNEY STONE COURSE	۱۸۵/-	پتھری گردہ کورس
LEUCODERMA COURSE	۱۰۰/-	پھلبہری کورس
MYOPIA COURSE	۸۵/-	کمزوری نظر دور کورس
OBESITY COURSE	۷۵/-	موٹاپا کورس
PILES COURSE	۴۵/-	بواسیر کورس
STERILITY COURSE	۱۰۰/-	بانجھ پن کورس
T. B. COURSE	۵۰/-	تپدق کورس

ان کے علاوہ ۷۶ کیوریٹو ہومیو پیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں

سٹاکسٹ:۔ کراچی صدر: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ۔ کنری: بلال میڈیکل سٹور۔ ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین۔ صدر بازار۔ فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار۔ لاہور: شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک، کیوریٹو سٹور۔ اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس۔ گوجرانوالہ: حافظ ہومیو پیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ اور ہیڈ برج۔ سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس۔ ریلوے روڈ۔ منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ کمیٹی بازار۔ حویلیاں: ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ حویلیاں۔ واہ کینٹ: طیب ہومیو پیتھک کلینک۔ انوار چوک بہاولپور: طارق ہومیو میڈیسن کمپنی شاہدرہ بہاولپور۔ میاں چنوں: محمد رفیق ہومیو سٹور نشتر روڈ۔ کوئٹہ: ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن۔ غلام نبی روڈ۔ پشاور: الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ۔ شعیب کارپوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ۔ شیخوپورہ: لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ۔ ساہیوال: ڈاکٹر قیصر محمود۔ میاں ہسپتال ہائی سٹریٹ۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ۔ ربوہ پاکستان فون ۷۷۱/۶۰۶

پتہ